ڈاکٹر عبداللہ صالح العبید
جنرل سیکرٹری رابطہ عالم اسلامی۔ مکہ مکرمہ

رہنمائے قوم وملت دیدہ ور جاتا رہا

اتحاد و یگانگت کا نمونہ قضاء و قدر پر ایمان کیساتھ اپنے رفقاء کی طرح میں نے بھی علامہ سید ابوالحسن علی صاحب ندوی کے سانحہ وفات کی خبر سنی‘ انہوں نے ایک طویل عرصہ تک مسلمانان عالم کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیا، اور اسلام کے اصل پیغام اور اسکی صحیح روح سے دنیا کو متعارف کرایا‘ اور دین حنیف کی دعوت پوری حکمت اور دانائی کیساتھ مسلسل دیتے رہے‘ جسمیں سلف صالحین کے اسوۂ حسنہ کو برابر مشعل راہ بنائے رکھا اپنی آخری سانس تک قرآن و سنت پر مضبوطی سے قائم رہنے کی تلقین کرتے رہے‘ انہوں نے بتایا کہ مسلمانوں کے زوال وانحطاط کا اصل سبب صحیح عقیدہ اور عمل سے انکی دوری اور ان مفید علوم سے غفلت ہے جو عقیدہ و عمل کی پختگی اور سیاست و معیشت کے استحکام کے ضامن ہیں۔...... شیخ ابوالحسن ان اولین رہنماؤں میں تھے جنہوں نے مسلمانوں کے اتحاد کے سلسلہ میں قابل قدر خدمات انجام دیں‘ چنانچہ عالمی سطح پر وہ رابطہ عالم اسلامی کے بانیوں میں سے تھے اور رابطہ ہی کی متعدد ذیلی تنظیموں مثلاً موتمر اسلامی عالمی مجلس اعلی برائے مساجد اور اسلامی فقہ اکیڈمی کے رکن رکین تھے۔ نیز جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کی مشاورتی کونسل اور یونیورسٹی کورٹ کے ممبر بھی تھے۔ وہ عالمی رابطہ ادب اسلامی کے بانیوں میں تھے جسکا صدر دفتر (ان ہی کے زیر صدرات) ہندوستان میں ہے اور اسکے علاوہ بھی متعدد اسلامی تنظیموں اور اداروں کے قیام اور انکی سرگرمیوں میں انکا اہم ترین حصہ رہا ہے۔ شیخ ابوالحسنؒ کو عالم اسلام کے تمام شاہان و سربراہان حکومت نہایت احترام اور قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے‘ اسی طرح ساری اسلامی دنیا کے علما اور تمام دینی ودعوتی اداروں میں ان کا مقام بہت بلند تھا۔

آج ہم امت کے اس جلیل القدر عالم کو رخصت کر رہے ہیں اور ابھی چندماہ قبل ہی ہم ایسے قابل احترام علماء کو الوداع کہہ چکے ہیں جو اسی راہ کے رہرو تھے جس پر شیخ مرحوم ساری زندگی گامزن رہے‘ میری مراد محدث جلیل شیخ ناصر الدین البانی‘ اور فقیہ عصر شیخ عبدالعزیز بن باز سے ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی روحوں پر اپنی رحمتوں کی بارش فرمائے‘ انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے اور امت اسلامیہ کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے (امین)